الباب الرابع: في أحكام يكثر دورها.

تیسرا حکم: عطف بیان اور بدل میں آٹھ فرق ہیں، ان میں سے کچھ فرق یہ ہیں:

پہلا فرق: عطف بیان ضمیر یا ضمیر کے تابع نہیں ہوتا۔

عطف بیان نہ خود ضمیر ہو سکتا ہے نہ اس کا متبوع ضمیر ہو سکتا ہے۔ جبکہ بدل کا متبوع ضمیر ہو سکتا ہے۔

﴿ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ ﴾ (:19 80)

اور ہم وارث ہوں گے اس سب کچھ کے جس کا وہ ذکر کر رہا ہے

جیسے مَا يَقُوْلُ بدل ہے۔ ہاء ضمیر نصب ہے۔

﴿ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ﴾ (18:63)

اور نہیں مجھے بھلائے رکھا مگر شیطان نے کہ میں (آپ سے) اس کا ذکر کروں

اس آیت میں مصدر مؤول اَنْ اَذْكُرَهٗ بدل ہے وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ کی ہاء ضمیر بدل سے۔

﴿ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ﴾ (5:117)

میں نے ان سے کچھ نہیں کہا مگر وہی کچھ جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا (اور وہ یہی بات تھی) کہ بندگی کرو اللہ کی جو میرا بھی رب اور تمہارا بھی رب ہے۔

اس آیت میں ہاء ضمیر جر جو بِهٖ میں واقع ہے وہ مبدل منہ ہے اور مصدر مؤول أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اس سے بدل ہے۔

بعض نحوی کہتے ہیں ضمیر بدل بن سکتی ہے جیسے

رأیته ایّاہ مگر درست یہ ہے کہ ایّاہ بدل نہیں بلکہ تاکید ہے ہاء ضمیر نصب سے جو رأیته میں موجود ہے۔

www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani

دوسرا فرق: بدل کے برعکس عطف بیان تعریف و تنکیر میں اپنے متبوع کی مخالفت نہیں کرتا۔

عطف بیان میں یہ ضروری ہے کہ تابع متبوع یا دونوں نکرہ ہوں یا دونوں معرفہ ہوں

عطف بیان کا اپنے متبوع کے موافق ہونا ضروری ہے، اعراب، افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر، تانیث اور تعریف و تنکیر میں۔

جبکہ بدل میں یہ ضروری نہیں ہو سکتا مبدل منہ نکرہ ہو بدل معرفہ ہو جیسے

﴿إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ صِرَاطِ اللَّهِ﴾

سیدھے راستے کی طرف راستہ اللہ کا

اس میں الی صِراطٍ مستقیمٍ مبدل منہ نکرہ اور بدل صِراطِ اللّٰہِ معرفہ ہے۔اور یہ بھی جائز ہے

مبدل منہ معرفہ ہو اور بدل نکرہ ہو جیسے

﴿كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۙ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ﴾ (96:15,16)

ہر گز نہیں! اگر یہ باز نہ آیا""تو ہم گھسیٹیں گے اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر۔وہ پیشانی کہ جو خطاکار ہے' جھوٹی ہے۔

تیسرا اور چوتھا فرق: عطف بیان جملہ یا جملہ کا تابع نہیں ہوتا۔

عطف بیان جملہ نہیں ہو سکتا جبکہ بدل جملہ بن سکتا ہے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ﴾

(41: 43)

'(اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!) نہیں کہا جاتا آپ سے مگر وہی کچھ جو آپ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا تھا

"یقیناً آپ کا رب مغفرت والا بھی ہے اور دردناک سزا دینے والا بھی

اس آیت میں مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ مبدل منہ ہے اور جملہ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ

© copy rights reserved

پانچواں فرق: عطف بیان فعل کا تابع فعل نہیں ہوتا۔

عطف بیان فعل نہیں ہوتا جبکہ بدل ایسے فعل ہو سکتا ہے جو فعل کے تابع ہو جیسے

﴿ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا
يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ (25: 68.69)

اور جو کوئی بھی یہ کام کرے گا وہ اس کی سزا کو حاصل کر کے رہے گا قیامت کے دن اس کا عذاب دوگنا کر دیا جائے گا

اس میں یُضَاعَفْ بدل ہے یَلْقَ سے جو جزاء ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔

مررتُ بھذا الوجُلِ میں الوجل کو بہت سے نحوی اسم اشارہ کی صفت بناتے ہیں علامہ ابن ہشام فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ الوجل عطف بیان ہے

چھٹا فرق: عطف بیان کو پہلے جزء کی جگہ پر لانا مقصود نہیں ہوتا (یعنی عطف بیان کے معطوف علیہ کو ہٹا کر اس کی جگہ عطف بیان کو نہیں لایا جا سکتا اور نہ ہی بولتے وقت یہ نیت میں ہوتا ہے کہ معطوف علیہ کو ہٹا کر عطف بیان کو اس کی جگہ لایا جائے، جبکہ بدل کو اپنے مبدل منہ کی جگہ لایا جا سکتا ہے اور کلام سے اصل مقصود بھی بدل ہوتا ہے مبدل منہ نہیں) اس لیے

یا زید الحارث اور و یا سعیدُ کُرْزٌ جیسے جملوں میں بدل بننا ممکن ہے اور یہ عطف بیان ہی بنے گا۔

ساتواں فرق: عطف بیان تقدیر میں بھی دوسرے جملے کا حصہ نہیں ہوتا۔

www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani